احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 30 جنوری 2004ء

روزنامہ
C.P.L 29 ٹیلیفون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 30 جنوری 2004ء 7 ذوالحج 1424 ہجری- 30 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 26

قرآن کی ظاہری اور خفیہ تلاوت

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
قرآن بلند آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح اور قرآن کی مخفی تلاوت کرنے والا خفیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرء حرفا حدیث نمبر 2843)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کا کلام جو اس کے برگزیدوں، رسولوں پر نازل ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ عظیم الشان اعجاز اپنے اندر رکھتا ہے اور کوئی شخص تنہا یا دوسروں کی مدد سے اس کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی صرف ہمت کر دیتا ہے اور اس طرح پر اس کا معجزہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وہ بار بار مخالفوں کو اس کی مثال لانے کی دعوت اور تحدی کرتا ہے، لیکن کوئی اس کے مقابلہ کے لئے نہیں اٹھ سکتا۔ قرآن شریف جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ کامل معجزہ ہے۔ دوسری کتابوں کی نسبت ہم نہیں دیکھتے کہ ایسی تحدی کی گئی ہو، جیسی قرآن شریف نے کی ہے؛ اگرچہ ہم اپنے تجربہ اور قرآن شریف کے معجزہ کی بناء پر یہ ایمان لاتے ہیں کہ خدا کا کلام ہر حال میں معجزہ ہوتا ہے، لیکن قرآن شریف کا اعجاز جس کاملیت اور جامعیت کے ساتھ معجزہ ہے۔ دوسرے کو ہم اس جگہ پر نہیں رکھ سکتے، کیونکہ بہت سی وجوہ اور صورتیں اس کے معجزہ ہونے کی ہیں اور کوئی شخص اس کی مثال بنانے پر قادر نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ کلام ایسا معجزہ نہیں ہو سکتا۔ وہ بڑے ہی گستاخ اور دلیر ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے اور دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق بے مثل اور لانظیر ہے۔ پھر اس کے کلام کی نظیر کیسے ہو سکتی ہے؟ ساری دنیا کے مدبر اور صناع مل کر اگر ایک تنکا بنانا چاہیں، تو بنا نہیں سکتے، پھر خدا کے کلام کا مقابلہ وہ کیسے کر سکتے؟

محض کلام کے اشتراک یا الفاظ کے اشتراک سے یہ کہہ دینا کہ کوئی معجزہ نہیں، نری حماقت اور اپنی موٹی عقل کا ثبوت دینا ہے، کیونکہ ان اعلیٰ مدارج اور کمالات پر ہر شخص اطلاع نہیں پا سکتا، جو باریک بین نگاہ دیکھ سکتی ہے۔ میرا یہ مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص کلام لعل کی طرح چمکتی ہے، لیکن بایں ہمہ قرآن شریف آپ کی خالص کلام سے بالکل الگ اور ممتاز نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

ہر چیز کے مراتب ہوتے ہیں۔ مثلاً کپڑا ہے۔ تو کھدر، ململ اور خاصہ لٹھا محض کپڑا ہونے کی حیثیت سے تو کپڑا ہی ہیں اور اس لحاظ سے کہ وہ سفید ہیں۔ بظاہر ایک مساوات رکھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور ریشم بھی سفید ہوتا ہے، لیکن کیا ہر آدمی نہیں جانتا کہ ان سب میں جدا جدا مراتب ہیں اور ان میں فرق پایا جاتا ہے۔

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

پس جس طرح پر ہم سب اشیاء میں ایک امتیاز اور فرق دیکھتے ہیں۔ اسی طرح کلام میں بھی مدارج اور مراتب ہوتے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام جو دوسرے انسانوں کے کلام سے بالاتر اور عظمت اپنے اندر رکھتا ہے اور ہر ایک پہلو سے اعجازی حدود تک پہنچتا ہے، لیکن خدا تعالیٰ کے برابر وہ بھی نہیں، تو پھر اور کوئی کلام کیونکر اس سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 25)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے طلباء کی نمایاں کامیابی

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد بورڈ کے زیر انتظام علمی و ادبی مقابلہ جات گورنمنٹ پاکستان ماڈل H/S فیصل آباد میں منعقد ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء نے اس میں بھرپور حصہ لیا، اور درج ذیل پوزیشنیں حاصل کیں۔ قبل ازیں ہمارے طلباء ضلعی لیول پر 7 اور تحصیل لیول پر 9 پوزیشنیں حاصل کر چکے ہیں۔

☆ انگلش تقریر محمد احمد دوم

باقی صفحہ 7 پر

صوبہ رووواما تنزانیہ کا جلسہ سالانہ

رپورٹ: عبدالناصر منصور مربی سلسلہ تنزانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 28,27 جون 2003ء بروز جمعہ اور ہفتہ صوبہ رووواما (Ruvuma) کے علاقہ کیلانگالانگا (Kilangalanga) میں جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کے لئے ایک بڑا پلاٹ احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ صاف کیا اور حاضرین کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں اور دوسری اشیاء کا اہتمام کیا گیا۔ احباب کی سہولت کے لئے جگہ جگہ بیوت الخلاء اور وضو کی جگہ پر پانی مہیا کیا جاتا رہا جو خدام بہت دور سے لاتے رہے۔ جلسہ سے ایک روز قبل خدا کے فضل سے جلسہ گاہ بالکل تیار تھی۔ جو احمدی احباب نے بڑی محنت وشوق سے تیار کی۔ علاوہ ازیں مشن ہاؤس کو بھی وقار عمل کے ذریعہ تیار کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔ جلسہ سے دو روز قبل مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان کی رہائش اور کھانے پینے کا بہت اچھا بندوبست تھا۔ مہمان گورنمنٹ ٹرانسپورٹ، پرائیویٹ سروسز اور سائیکلوں پر تشریف لائے۔ بعض کئی میل تک پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

یہ بات ازدیاد ایمان کا باعث ہے کہ چار افراد پر مشتمل خدام وانصار کا قافلہ 250 کلومیٹر کا طویل فاصلہ تین دن میں طے کر کے سائیکلوں پر جلسہ کے لئے آیا اور جس راستہ پر یہ قافلہ سفر کر کے آیا بہت پرخطر اور پہاڑیوں، جنگلوں سے گزرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ قافلہ بخیر وعافیت پہنچ گیا اور جلسہ کے بعد یہ افراد سائیکلوں پر ہی واپس گئے۔

مکرم فیض احمد زاہد صاحب امیر ومشنری انچارج تنزانیہ چار رکنی وفد کے ساتھ ایک ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے دارالسلام سے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔ اسی طرح مکرم فرید احمد صاحب تبسم مربی سلسلہ ارنگا ریجن نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ احباب جماعت کی سہولت کے لئے شعبہ رجسٹریشن قائم کیا گیا تھا اور جلسہ میں شامل ہونے والے احباب وخواتین کے اسماء درج کئے جاتے رہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا اہتمام تھا۔

جلسہ سالانہ۔ پہلا دن

27 جون بروز جمعہ شام تین بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی افتتاحی تقریر کی۔ افتتاحی تقریر کے بعد مکرم فرید احمد صاحب تبسم مربی سلسلہ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت پر تقریر کی۔ اس کے بعد معلم مالکی امبوالا نے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان کے بارہ میں تقریر کی۔ بعدہ مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے برکات خلافت کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد معلم عبداللہ بانگا صاحب آف دارالسلام نے اپنے مخصوص انداز میں آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کے حوالہ سے ''ختم نبوت'' کے معانی پر تقریر کی۔

مجلس سوال وجواب

اس اجلاس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مربیان اور معلمین نے تمام سوالات کے جامع جوابات دیئے۔ اس موقع پر بہت سے غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے اور اس مجلس میں بہت دلچسپی لی اور کثرت سے سوالات کئے۔

ٹیلی ویژن پروگرام

اسی رات بعد نماز مغرب وعشاء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات وتدفین اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت اور خطبات کی ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں۔ نیز سواحیلی میں سوال وجواب کی کیسٹس بھی دکھائی گئیں۔

دوسرا اور آخری دن

28 جون کو صبح نماز تہجد باجماعت کے ساتھ دوسرے دن کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم محمود احمد صاحب شاد مربی سلسلہ موروگورو کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ آج کی پہلی تقریر معلم عماری کابینگے صاحب نے نماز کی اہمیت اور اس کے فوائد کے موضوع پر کی۔

آج کے مہمان خصوصی ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب تھے۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت اور مساعی، کو بیان کیا۔ اس کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب نے خطاب کیا۔ وہ عیسائی ہیں مگر انہوں نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم کہہ کر کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت کی پرامن دینی مساعی کا ذکر کیا اور کہا کہ مجھے آج اس جلسہ میں شامل ہو کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو صحیح دین کو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب بھی جماعت کو ان کی خدمات کی ضرورت پڑے وہ ہر وقت حاضر ہیں۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے ان کو دو کتب تحفۃً پیش کیں۔

جلسہ کی دوسری تقریر معلم مالکی سندھالی صاحب کی تھی۔ دین میں بدعات، کے موضوع پر معلم رجب سندھالی صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم فرید احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ ارنگا نے سیرت حضرت مسیح موعود پر تقریر کی۔ اس سے اگلی تقریر احمدیت کی صداقت پر تھی جو معلم یاسین نے کی۔ اس کے بعد معلم مالکی امبوالا صاحب نے احمدیت کے بارہ میں پیشگوئیاں کے موضوع پر تقریر کی۔

اجلاس برائے نومبائعین

اختتامی اجلاس سے قبل ایک اجلاس برائے نومبائعین رکھا گیا تھا جس میں مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے نومبائعین کی تقاریر رکھی گئی تھیں جس میں نومبائعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔ بعض ایسے تھے جو سچی خوابوں کے ذریعہ احمدی ہوئے اور بعض کو احمدیت قبول کرنے کے بعد سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر وہ مضبوطی سے ایمان پر قائم رہے اور اب خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے بیشمار فضلوں سے نوازا ہے۔ مثلاً ایک احمدی نے بتایا کہ جب وہ احمدی ہوئے تو خاندان والوں نے بائیکاٹ کر دیا۔ مولوی نے ان کا نکاح فسخ ہونے کا فتویٰ دے کر ان کی بیوی چھین لی۔ جب ان کو گھر سے نکال دیا گیا تو پاس کے گاؤں کے ایک احمدی کے گھر گئے۔ اس احمدی نے ان سے کہا کہ آپ فکرمند نہ ہوں اگر انہوں نے آپ کی بیوی چھین لی ہے تو میں اپنی بہن کا رشتہ آپ کے ساتھ کرنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ چند دنوں میں ہی ان کی شادی اس مخلص احمدی کی بہن سے ہوگئی۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس شام تین بجے مکرم فیض احمد صاحب زاہد امیر ومشنری انچارج تنزانیہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمود احمد صاحب شاد مربی سلسلہ نے 'قرآن کریم کی اہمیت' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم معلم عبداللہ بانگا نے ''وفات مسیح'' پر تقریر کی۔

ان تقاریر کے بعد مکرم معلم راشد عیسیٰ صاحب نے احباب وخواتین اور مرکزی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر میں احباب جماعت کو خلافت سے وابستہ رہنے اور نظام کی اطاعت کے بارہ میں تلقین کی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔

ہمارے جلسہ کے اعلان کے ساتھ ہی مخالفین نے لوگوں کو بدظن کرنے اور جلسہ سے روکنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ ایک روز قبل لاؤڈ سپیکر پر پورے علاقے میں گھومے اور لوگوں سے کہا کہ قادیانیوں کے جلسہ میں ہرگز شامل نہ ہوں۔ جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ کی طرف جانے والے راستوں پر بیٹھ کر بھی لوگوں کو منع کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں اور احمدیوں کے ساتھ بہت سے مہمان بھی شامل ہوئے۔ مہمانوں میں کئی گاؤں کے دیہی ممبر آف پارلیمنٹ اور ضلعی کونسلر وغیرہ شامل تھے۔

بکسٹال

دوران جلسہ ایک بکسٹال بھی لگایا گیا جس میں جماعت کی کتب نمائش اور فروخت کے لئے رکھی گئیں۔ قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا۔ اس موقع پر بہت سی کتب فروخت ہوئیں۔

امسال جلسہ کی حاضری 671 رہی جب کہ 400 کے قریب احباب اس کے علاوہ تھے جو وقتاً فوقتاً کارروائی سنتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت سے لوگوں کے لئے راہ ھدیٰ پر لے جانے والا بنائے اور ہم سب اخلاقی، تربیتی، روحانی اور علمی میدانوں میں اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 19 دسمبر 2003ء)

نوکریاں نہیں پیشے اختیار کریں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''یہ آزادی محدود آزادی ہے۔ آزادی اس چیز کا نام ہے کہ ہمارا ملک دوسرے ممالک کو چیلنج کر سکے کہ تم ہمارا مقاطعہ کرتے ہو تو کرو ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ توپیں یہاں بن رہی ہوں، ہوائی جہاز یہاں بن رہے ہوں۔ ریلوے کے انجن یہاں بن رہے ہوں۔ ٹریکٹر لاریاں موٹر اور دوسری چیزیں یہاں تیار کی جارہی ہوں۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے۔ زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم روٹی کو لات ماریں اور تجارتوں، ایجادوں، زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شاید کچھ عرصہ تک ہمیں تکلیف بھی ہو یا ہماری نسل بھی کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائے لیکن ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب ہم اپنے خاندان اور ملک کیلئے ایک مفید وجود بن سکیں گے اور ہماری ساری تکالیف رفع ہو جائیں گی۔

پس میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو۔ صنعتوں میں حصہ لیتے ہو۔ ایجادوں میں لگ جاتے ہو تو تم ملک کو کھلاتے ہو اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہترین ہوتا ہے۔ نوکریاں بے شک ضروری ہیں لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں تاکہ ملک کو ترقی حاصل ہو اور کم سے کم ملازمتیں کریں۔ صرف اتنی جن کی ملک کو اشد ضرورت ہو۔'' (فرمودہ 21 نومبر 1952ء، الفضل 14 دسمبر 1952ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - 7ھ کے واقعات

کلمہ گو کے قتل پر آنحضرت کا شدید اظہار ناراضگی اور متعدد سرایا کا تذکرہ

ہادی علی چوہدری صاحب

سریہ حضرت بشیر بن سعد الانصاریؓ بطرف بنی مُرّۃ

شعبان 7ھ بمطابق دسمبر 628ء میں آنحضرت ﷺ نے تیس افراد کو حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ کی قیادت میں بنومُرّہ کی طرف بھجوایا۔ بنومرّہ فدک کے ہمسایہ میں رہتے تھے اور اپنی سرکشی میں ابھی تک قائم تھے۔ جب حضرت بشیر بن سعدؓ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ وہاں پہنچے تو انہیں بنومرّہ کے چرواہے ملے جو بکریاں اور اونٹ چرا رہے تھے۔ آپؓ نے ان سے بنومرّہ کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے جنگلوں میں ہیں۔ مسلمانوں نے احتیاط نہ کی اور محض ان کے بظاہر فرار کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان کی بکریوں اور اونٹوں کو لے کر مدینہ واپس ہوئے۔ اُدھر چرواہوں نے شور مچا دیا۔ جس پر بنومرّہ کے افراد مسلح ہو کر ان کے تعاقب میں نکل آئے اور رات کے وقت ان کو آلیا۔ رات بھر ایک دوسرے پر تیر اندازی ہوتی رہی۔ صبح تک مسلمانوں کے ترکش خالی ہو گئے مگر دشمن مسلسل تیر برساتا رہا حتٰی کہ سب مسلمان شہید ہو گئے۔ بشیر بن سعدؓ آخر تک بڑی جانفشانی سے لڑتے رہے اور زخموں سے چور ہو گئے اور بالآخر ٹخنے پر کاری ضرب کی وجہ سے گر گئے۔ دشمن نے سمجھا کہ آپؓ شہید ہو گئے ہیں۔ لہٰذا وہ آپؓ کو چھوڑ کر اور اپنے جانور لے کر چلے گئے۔ بعد میں آپؓ اٹھے اور فدک میں چند دن ایک یہودی کے پاس رہے۔ علبہ بن زید الحارثیؓ نے اس واقعہ کی خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچائی۔ بعد میں بشیرؓ بھی مدینہ پہنچ گئے۔

(ابن سعد و زرقانی ذکر خمس سرایا قبل مؤتہ)

مسلمانوں کو مختلف معرکوں میں مختلف صورتحال کا سامنا ہوتا رہا ہے۔ اس واقعہ کی طرح کئی جگہ بھاری نقصانات بھی ہوئے اور اکثر مواقع پر خدا تعالیٰ نے فتح و نصرت کے ساتھ غلبہ بھی عطا کیا اور معمولی سے نقصان سے بھی محفوظ رکھا۔ لیکن مسلمانوں کا ایک بنیادی کردار ہر جگہ یکساں چمکتا ہوا نظر آتا ہے کہ مسلمانوں نے کبھی پیٹھ نہیں دکھائی اور میدان سے فرار کی راہ اختیار نہیں کی۔ ہمیشہ غازی ہوئے یا شہید، تیسری کوئی راہ اختیار نہیں کی۔

حضرت اسامہؓ اور جہری مسلمان کا قتل

جب سب لوگ بھاگ گئے تو اس قوم کا ایک شخص نہیک بن مرداس (بعض تاریخوں نے یہ نام مرداس بن نہیک بیان کیا ہے) اپنی بکریاں لے کر ایک پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ اور آپؓ کا ایک انصاری ساتھی اس کی طرف بڑھے اور اسے جا لیا۔ جب آپؓ اسے مارنے لگے تو اس نے جھٹ سے کلمہ پڑھ لیا یعنی مسلمان ہونے کا جہراً اقرار کر لیا۔ یہ سن کر وہ انصاری تو پیچھے ہٹ گیا مگر آپؓ نے اس کے باوجود وار کیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں قبضہ میں کر لیں۔ مدینہ پہنچ کر جب آنحضرت ﷺ کو اس واقعہ کی تفصیل بتائی گئی تو آپؐ کا دل افسوس سے بھر گیا۔ حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا

اے اسامہ! قیامت کے روز لا اِلٰہ الاّ اللہ کے مقابل پر تیرا کون مددگار ہوگا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس نے تو تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا۔ آپؐ نے (غم سے بھر کر) فرمایا۔ تو نے اس کا دل کیوں نہ چیرا تا کہ تجھے علم ہو جاتا کہ اس نے تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا یا اس کے بغیر۔ قیامت کے روز لا اِلٰہ الاّ اللہ کے مقابل پر تیرا کون مددگار ہوگا؟ آنحضرت ﷺ یہ دوہراتے جاتے تھے یہاں تک کہ میں نے یہ خواہش کی کہ کاش میں اس روز تک مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب علی من یقاتل المشرکین)

حضرت ابنِ عباسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرداس کے گھر والوں کو دیت بھی دلائی اور ان کا مال بھی واپس دلایا اور حضرت اسامہؓ کو ایک غلام آزاد کرنے کا بھی حکم فرمایا۔

(زرقانی ذکر خمس سرایا قبل مؤتہ)

کتب تاریخ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سورۃ النساء کی آیت 95 اسی موقع پر نازل ہوئی جس کا ترجمہ ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو۔ اور جو تم پر سلام بھیجے اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تو مؤمن نہیں ہے۔ تم دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں۔ اس سے پہلے تم اسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ پس خوب چھان بین کر لیا کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو بہت باخبر ہے۔

یہ آیت کریمہ اس موقع پر نازل ہوئی یا نہیں، یہ ایک الگ بحث ہے لیکن اس میں مذکور پیغام ایسے مواقع سے بچنے کی دائمی تعلیم پر مبنی ہے جس کا ذکر مذکورہ بالا واقعہ میں ہوا ہے۔ اگر کوئی اپنے مسلمان ہونے کا جہراً اقرار کرے تو اسے تسلیم کرنا ضروری ہے خواہ وہ یہ اعلان کیسے ہی حالات میں کر رہا ہو۔ دل کے حالات تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن فتویٰ ظاہر پر قرار پاتا ہے۔ چنانچہ جب انسان کسی کی زبان سے اسلام کے اقرار کو ردّ کر کے اس کے دل کے ارادوں کو جاننے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا یہ فعل دعویٰ خدائی یا خدائی اختیارات کو ہاتھ میں لینے کے مترادف ہے۔ ایسے خیالات یا فیصلوں کی دینی تعلیم میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ ایسے موقع پر پہلا ردِّعمل یہ سکھایا فَتَبَیَّنُوْا کہ اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو۔ چھان بین سے پہلے ہرگز کوئی فتویٰ صادر نہیں ہوسکتا ہے۔ چھان بین میں کسی نقص کے امکان کی صورت میں بھی کسی پر زیادتی کا امکان باقی رہ جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ بنیادی بات یہ ہے کہ "جو تم پر اپنے اسلام کا اظہار کرے، تمہارا کوئی حق نہیں ہے کہ اسے یہ کہو کہ تو ایمان نہیں لایا۔ یعنی اس کی یہ بات ضرور قبول کرو۔" "فَتَبَیَّنُوْا" پھر اچھی طرح چھان بین کرو۔

کلمہ شہادۃ کے اظہار سے اپنے اسلام کا اقرار کرنے والے شخص کے قتل پر آنحضرت ﷺ کا غم اور افسوس ہر مسلمان کے لئے انتہائی دکھ کا باعث ہے

آنحضرت ﷺ کے دل میں کسی شخص کے مسلمان ہونے کی تمنا ہر لمحہ بیقرار رہتی تھی۔ یہ ایک ایسی تڑپ تھی جو کسی بھی حال میں آپؐ سے الگ نہیں ہوتی تھی۔ قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ آپؐ کی اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ (الشعراء:۴) اس آرزو کا ایک نمونہ اس وقت بھی ظاہر ہوا، جب خیبر میں عین گھمسان کی جنگ میں آپؐ نے حضرت علیؓ سے یہ خواہش کی کہ اگر تیرے ذریعہ ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بڑا سرمایہ ہوگا۔ آپؐ کی اس خواہش کے بالکل برعکس اس موقع پر حضرت اسامہؓ سے جو خطا ہوئی اس پر آپؐ کا بار بار حسرت اور افسوس کا اظہار ایسا نظارہ پیش کرتا ہے کہ گویا وہ شخص قتل نہیں ہوا تھا بلکہ آپؐ کی ایک بہت بڑی خواہش کا خون ہوا تھا۔

سریہ بشیر بن سعد بطرف یمن وجبار

شوال ۷ھ (فروری ۶۲۹ء)

بعض کتب مغازی نے اسے 'بطرف الجناب' بھی لکھا ہے۔ کیونکہ یمن اور جبار، نجد میں قبائلِ غطفان کا علاقہ ہے جو الجناب کی طرف ہے جو سلاح، خیبر اور وادی القریٰ کے پاس ہے۔

(زرقانی ذکر خمس سرایا قبل مؤتہ)

حُسَیل بن نویرہ اشجعیؓ جو غزوۂ خیبر کے موقع پر گائیڈ کے طور آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے، مدینہ آئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خیبر سے لوٹے ہیں۔ آپؐ نے ان سے وہاں کے حال احوال دریافت فرمائے۔ انہوں نے بتایا کہ یمن اور جبار میں غطفان کے لشکر جمع ہو رہے ہیں۔ ان قبائل کو فزارہ قبیلہ کے سردار عُیَینہ بن حصن نے پیغام بھیجا ہے کہ "یا تم ہمارے پاس چلے آؤ یا ہم تمہارے پاس آجاتے ہیں" انہوں نے اسے یہ جواب دیا ہے کہ "تم ہی ہمارے پاس آ جاؤ تا کہ ہم محمد (ﷺ) پر مل کے حملہ کریں"۔ پس وہ ایک جمعیت اکٹھی کر رہے ہیں اور آپؐ پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو طلب فرمایا اور مشورہ کیا۔ دونوں نے حضرت بشیر بن سعدؓ کو ان کی سرکوبی کے لئے بھجوانے کی رائے دی۔ آپؐ نے ان کی رائے کو قبول فرماتے ہوئے بشیر بن سعدؓ کو بلایا اور انہیں تین سو صحابہؓ کے

لشکر پر سپہ سالار بنا کر روانہ ہونے کا حکم فرمایا۔ آپؐ نے بشیر بن سعدؓ کو خود جھنڈا باندھ کر دیا اور ہدایت فرمائی کہ رات کو چلو اور دن کو چھپ جایا کرو۔ آپؐ نے حُسَیل اشجعیؓ کو بھی گائیڈ کے طور پر ان کے ساتھ روانہ کیا۔

یہ لوگ اس مہم پر نکلے اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں دن کو مخفی ہو جاتے اور رات کو خوب چلتے یہانتک کہ یمن و جبار کے قرب میں سَلاح کے مقام پر پہنچ گئے۔ وہاں سے پیش رفت کی تو کثیر تعداد میں ان لوگوں کے اونٹ اور بکریوں کے ریوڑ ملے جن کے چرواہے خوف سے انہیں چھوڑ کر پہاڑوں پر بھاگ گئے تھے۔ حضرت بشیرؓ پیش رفت کرتے ہوئے ان کی بستیوں میں داخل ہو گئے لیکن انہیں بھی مکینوں سے خالی پایا۔ آپؓ وہ اونٹ اور بکریاں وغیرہ لے کر مدینہ واپس لوٹ آئے۔ راستے میں انہیں عُیَینہ کا غلام ملا جو اس کے لئے جاسوسی کرتا تھا۔ اس نے غالباً مقابلہ کیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر وہ سلاح کے مقام پر اس کے ساتھیوں کے پاس سے بھی گزرے مگر انہیں یہ خبر نہ تھی کہ یہ عیینہ کے لوگ ہیں۔ لیکن جب علم ہوا تو ان کا تعاقب کیا اور اُن میں سے دو کو قیدی بنا لیا۔ عیینہ جان بچا کر سرپٹ بھاگا۔ راستے میں اسے ایک شخص حارث بن عوف ملا۔ اس نے اسے رُکنے کو کہا تو وہ اس قدر خوف زدہ تھا کہ اس نے جواب دیا کہ میرا تعاقب ہو رہا ہے اس لئے میں رک نہیں سکتا۔ حارث نے اسے کہا کہ اب تمہارا اپنا کیا ہوا ہی تمہارے سامنے آ رہا ہے۔ محمد (ﷺ) نے تو شہروں پر شہر فتح کر لئے ہیں اور تو اور ہی خیالوں میں سرگرداں ہے۔ حارث کا بیان ہے کہ "میں نے اس کے پاتال تک خوف ہی خوف کو مشاہدہ کیا"

حضرت بشیر بن سعدؓ ان دونوں قیدیوں کو لے کر مدینہ پہنچے۔ وہاں ان دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو رہا کر کے واپس بھجوا دیا۔ (طبری واقدی وزرقانی وابنِ سعدوزادالمعاد)

سریہ ابنِ عمرؓ بطرف نجد

شوال ۷ھ (فروری ۶۲۹ء)

حضرت ابنِ عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک سریہ نجد کی جانب روانہ فرمایا جس میں مَیں بھی شامل تھا۔ مال غنیمت میں ہم میں سے ہر ایک کے حصہ میں تیرہ تیرہ اونٹ آئے۔

(بخاری کتاب المغازی باب سریۃ التی قبل نجد)

اس سریہ کی دیگر تفصیلات کتب میں بیان نہیں ہوئیں۔ تاریخ الخمیس میں اسے اور حضرت اَبان بن سعیدؓ کے سریہ بطرف نجد کو ایک ہی قرار دیا گیا ہے۔ گو دونوں نجد کی طرف ہوئے ہیں اور دونوں کی تفصیلات محفوظ نہیں لیکن قرائن سے یہ دونوں الگ الگ سرایا معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سریہ کے ذکر میں فی کس تیرہ تیرہ اونٹوں کے بطور حصہ غنیمت ملنے کا ذکر ہے۔ یعنی اونٹوں کی کثیر تعداد اس موقع پر ہاتھ آئی تھی۔ جبکہ ابان بن سعیدؓ والے سریہ میں ایسا کوئی ذکر نہیں۔ لیکن یہ ذکر موجود ہے کہ وہ نجد سے کامیاب واپسی پر آنحضرت ﷺ کو خیبر کی فتح سے واپس آتے ہوئے راستہ میں ملے تھے۔ پس یہ قرینِ قیاس نہیں ہے کہ وہ اتنی بڑی تعداد میں، دور دراز فاصلوں پر اور غیر علاقوں میں لمبا عرصہ اونٹوں کو لئے پھرتے رہے ہوں۔ اس لئے یہ نتیجہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ یہ سریہ اور تھا اور وہ اور۔ واللہ اعلم

ہوائی جہاز کی اُڑان کے 100 سال

ثمر احمد علی صاحب

17 دسمبر 1903ء کا واقعہ جو تاریخ میں محفوظ ہو گیا ہے

آج سے سو سال پہلے 1903ء میں ایرو نائیکل کی دنیا میں انقلاب برپا ہو گیا۔ اس عظیم واقعہ کی تفصیل کچھ یوں ہے:

ایک عجیب وغریب مشین ہوا میں بلند ہونے والی ہے جس کے اوپر اور نیچے کچھ فاصلے پر دو پر ہیں جو کہ کپڑے کے بنے ہوئے ہیں۔ پروں کے سامنے عمودی ایلیویٹر Elevator ہے اور پچھلی جانب دوروڈر Rudder نمایاں چیزیں ہیں۔ نیچے والے پر کے اوپر 12 ہارس پاور کا انجن لگا ہوا ہے جو کہ درمیان سے تھوڑا دائیں جانب نصب ہے۔ اس انجن کی بائیں جانب اورویلے رائٹ ہے۔ جہاز کا رخ دسمبر کی ٹھنڈی یخ ہوا کی جانب ہے۔ اور ویلے کی پچھلی جانب دو گھومنے والے پر ہیں جو کہ ایک چین پٹہ اور Pulley کی مدد سے حرکت میں ہیں۔ چین پٹہ کو طاقت 12 ہارس پاور کے انجن سے مل رہی ہے۔ مشین کے سامنے کی 60 فٹ کی جگہ جو کہ ہموار کی گئی ہے اس پر متحرک ہو جاتی ہے۔ ولبر رائٹ مشین کی دائیں جانب دوڑ رہا ہے تاکہ وہ مشین کے پر کو ریت میں نیچے لگنے سے بچا کر رکھے۔ اس ہموار کی ہوئی جگہ کے آخری سرے پر مشین فضا میں بلند ہو جاتی ہے۔ (ایک تاریخ رقم ہو چکی ہے۔ دنیا کی پہلی اپنے زور پر چلنے والی مشین ہوا میں سفر کر رہی ہے)۔ اس وقت جان ڈینئل John Daniel جو کہ کل ڈیول ہلز پر لائف سیونگ اسٹیشن کا گارڈ ہے ایک فوٹو کھینچتا ہے۔ یہ فوٹو جو کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ایوی ایشن کی دنیا میں محفوظ اور مشہور ہو گیا۔

مشین بڑی ناہمواری سے اڑتی ہے۔ دس فٹ بلندی تک جاتی ہے اور 12 سیکنڈ ہوا میں رہنے اور 120 فٹ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد زمین کی طرف آ جاتی ہے اور ریت میں پھنس جاتی ہے۔ اورویلے اپنے الفاظ میں کہتے ہیں: دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک مشین نے اپنی طاقت سے ایک شخص کو ہوا میں کامیابی سے اٹھایا ہے اور یہ پہلی فلائٹ کہلائی ہے۔

(ترجمہ ماخوذ از کتاب "Introduction to Flight" By John D. Anderson, Junior)

مختلف ادوار

ایرو نائیکل کی تاریخ مختلف ادوار سے گزری۔ ایک وہ وقت بھی تھا جب انسان نے پرندوں کی طرح اپنے بازوؤں پر مصنوعی پر لگا کر اڑنے کی کوشش کی اس دور کو ایَرو نائیکل کی تاریخ میں تو شامل نہیں کیا جا سکتا البتہ پرواز کی تاریخ کہا جا سکتا ہے۔ بارہا ناکامی کا سامنا ہوا اکثر اموات بھی واقع ہوئیں۔ پھر لی نارڈو ڈاونسی Lenardo da Vinci نے ایک پروں والی مشین کا نقشہ بنایا جس میں پر انسان کے بازوؤں سے نہیں بلکہ پیڈل سے چلتے تھے۔ تاریخ میں یہ علم نہیں ہے کہ لی نارڈو نے وہ پرندوں کے پروں کی طرز پر بنائی گئی مشین کبھی اصل میں بنائی یا صرف کاغذوں پر ہی ڈیزائن رہا لیکن اس نے یہ ڈیزائن بنایا اور وہ پرواز سے متعلق کافی معلومات رکھتا تھا۔

1783ء میں گرم ہوا سے چلنے والا غبارہ تیار کیا گیا۔ اور اس کی کامیاب پرواز رہی۔ سو آخرکار انسان زمین سے بلند ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

سرجارج کیلے (1773-1857) نے موجودہ طرز کے غیر متحرک پروں کا ڈیزائن دیا۔ جس میں پرندے کی طرح پورا پر نہیں ہلتا۔ سرجارج کو ہوائی جہاز کا موجد مانا جاتا ہے۔ سرجارج ایروڈائینامکس (Aerodynamics) لفٹ (Lift)، ڈریگ (Drag) اور اس قسم کے تمام سائنسی اصولوں اور طاقتوں کو سمجھتے تھے اور انہوں نے ہی سب سے پہلے ان اصولوں کو معلوم کیا۔ سرجارج کے جہاز گلائیڈر طرز کے تھے جن میں اپنا کوئی انجن اور طاقت نہیں ہوتی۔ Glider ہوا کے زور پر اڑتے ہیں اور نیچے کی جانب آتے ہیں۔ بغیر ہوا کے گلائیڈر کا اڑنا ناممکن ہے۔

ولیم سامول نے 1843ء میں ایک جہاز کا ڈیزائن بنایا۔ جس کے گھومنے والے پر بھاپ سے چلتے تھے۔ اس کو ایریل سٹیم کیرج (Aerial Steam Carriage) کا نام دیا گیا۔ لیکن یہ ڈیزائن صرف کاغذ پر رہا اور کبھی اصل شکل میں نہیں بنایا گیا۔

غرض ایوی ایشن کی تاریخ مختلف ادوار سے گزرتی رہی۔ اس کے تمام موجدوں اور سائنسدانوں کے نام اور کارنامے اس مختصر مضمون میں نہیں سما سکتے۔ ہم پھر Powered Flight کی بات کرتے ہیں۔ 17 دسمبر 2003ء کو اس اپنی طاقت سے چلنے والی پرواز کو 100 سال بیت چکے ہیں۔ یہ محض ایک حادثہ نہیں تھا۔ دو بھائی جو رائٹ برادران کہلاتے ہیں انہوں نے بہت محنت اور تندہی سے کام کیا جس کے بعد آخرکار وہ کامیاب ہوئے۔ لیکن یہ دونوں شرارتی بچے تھے جو کہ اکثر سکول میں بھی شرارتیں اور تجربے کرتے رہتے تھے۔ رائٹ برادران کے بارے میں عام ذہن میں آتا ہے کہ بہت زیادہ تعلیم یافتہ سائنسدان ہونگے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے کوئی گریجویٹ نہیں کیا۔ ان کا باپ ایک اخبار کا ایڈیٹر تھا۔ اور وہ اپنے بچوں کو ان کے تخلیقی کاموں میں داد بھی دیتا تھا اور ان کی ہمت بھی بڑھاتا تھا۔ دونوں بھائی مشینوں اور اڑان کے کارناموں سے بہت متاثر تھے۔

ایک دفعہ ان کو استاد نے کلاس میں ایک چھوٹے سے کھلونے کے ہیلی کاپٹر پر کام کرتے ہوئے پکڑ لیا۔ اور ویلے نے استاد کو بتایا کہ اس کا ارادہ ہے کہ وہ ایک دن ایسی مشین بنائے گا جس پر وہ دونوں بھائی بیٹھ کر سفر کر سکیں گے۔ بڑے ہو کر دونوں بھائیوں نے سائیکل بیچنے اور مرمت کرنے کی دوکان کھول لی اور اپنے عزم کو بھی لے کر آگے بڑھتے رہے۔ اور آج ایرو نائیکل کی دنیا ان دونوں کو پہلا ایرو نائیکل انجینئر مانتی ہے۔

17 دسمبر 1903ء کو جو جہاز انہوں نے اڑایا۔ اس کا نام Flyer-1 تھا۔ اس کے بعد انہوں نے 13 مزید جہاز ڈیزائن کئے جن میں سے ہر ایک کارکردگی میں پہلے سے بہتر تھا۔ ایک وہ وقت تھا جب جہاز کے پر کو ریت میں لگنے سے بچانے کے لئے ولبر کو پر اٹھا کر ساتھ دوڑنا پڑتا تھا جب تک کہ جہاز ہوا میں بلند نہ ہو جائے اور ایک آج کا وقت جب کہ انسان گراؤنڈ اسٹیشن پر بیٹھ کر اڑتے ہوئے جہاز کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ کہاں اورویلے کی دو مسافروں والے جہاز کی خواہش اور کہاں 500 مسافروں سے بھرا جہاز آٹو پائلٹ Auto Pilot کے ذریعے فضا میں بلند بھی ہوتا ہے اور بتائی ہوئی سمت پر خود ہی رخ کر کے رواں ہو جاتا ہے بلکہ اب تو Automatic سسٹم پائلٹ کو گائیڈ کرتے ہیں کہ اب یہ کرو اب وہ کرو۔ اب سامنے پانی سے بھرے بادل آ گئے ہیں اسلئے دو ہزار فٹ بادلوں سے اوپر چلے جاؤ۔ اب رائٹ برادران کا زمانہ تو گزر گیا اس لئے ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ جدید تعلیم بہت ضروری اور ناگزیر ہے۔

بشاشت ایمانی کی ضرورت

تحریک جدید کے مطالبات پیش کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

"جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔ اگر کوئی شخص سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے مگر اس کے اندر بشاشت ایمان پیدا نہیں ہوئی تو اس کی روح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔" (بحوالہ مطالبات صفحہ 3)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

رضائے باری کی تعلیم کے دو عالمگیر اور دائمی کالج

جو مزہ خدا کی خاطر قربانیاں کرنے اور گالیاں کھانے میں ہے وہ بادشاہتوں میں نہیں

عیدالاضحیہ کے لطیف اور پر معارف اسباق حضرت مصلح موعود کے خطبات عیدالاضحیہ کی روشنی میں

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

قربانی کا مزہ

(خطبہ عید 22 جون 1926ء)

''عیدین ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ جس طرح خدا کی خاطر فاقہ کرنا پڑا تو فاقہ کیا اور اچھے اچھے کھانے چھوڑ دیئے۔ اسی طرح اگر خدا کی خاطر اچھے اچھے کھانے کھانے پڑیں تو کھاؤ۔ کیونکہ اس میں تمہاری اپنی منشاء اور خواہش کو تو دخل نہیں صرف خدا کی منشاء کی متابعت ہے۔ ایسے لوگوں میں سے جو اچھا کھانے اور اچھا پہننے پر اس لئے اعتراض کیا کرتے ہیں کہ خدا ان باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود پر بھی اعتراض کیا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے ایک دفعہ میں بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک ڈپٹی صاحب میرا راستہ روک کر تعجب سے کہنے لگے میں نے سنا ہے مرزا صاحب بادام روغن اور پلاؤ کھا لیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کہا۔ فقر میں تو یہ باتیں جائز نہیں۔ میں نے کہا۔ (دین) میں یہ چیزیں جائز ہیں۔ اس لئے آپ استعمال کرتے ہیں۔ تو بعض کا خیال ہے کہ اچھی غذا اور اچھے لباس سے خدا خوش نہیں ہوتا۔ حالانکہ بعض موقعے ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر اچھا کھانے اور اچھا لباس پہننے سے ہی خدا خوش ہوتا ہے۔

آج کا دن جو عید اضحیٰ کا دن ہے یہ بھی ان موقعوں میں سے ایک موقعہ ہے۔ جن پر خدا تعالیٰ اچھا کھانے اور اچھا پہننے سے خوش ہوتا ہے۔ آج نہ صرف یہ حکم ہے کہ آپ کھاؤ۔ بلکہ یہ حکم بھی ہے۔ کہ دوسرے (مومنوں) کو بھی کھلاؤ..........

شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مجھ پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ میں نہیں کھاتا۔ جب تک خدا مجھے نہیں کہتا۔ اے جیلانی! تجھے میری قسم کھا۔ اور میں کپڑا نہیں پہنتا۔ جب تک خدا مجھے نہیں کہتا۔ اے جیلانی! تجھے میری قسم کپڑا پہن۔ پھر لکھا ہے جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خوراک نہایت اعلیٰ ہوتی تھی۔ اور اسی طرح ان کا لباس بھی اس وقت کے لحاظ سے بہت قیمتی اور بہترین ہوتا تھا۔ بلکہ کئی دفعہ وہ بادشاہ کے لباس سے بھی بڑھ کر ہوتا۔ بعض دفعہ ان کا کپڑا ایسا اعلیٰ ہوتا کہ ایک ہزار اشرفی ایک گز قیمت کا ہوتا۔ روایات میں اکثر اختلاف ہو جاتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس روایت میں بھی اختلاف ہو۔ لیکن یہ بات درست تھی کہ **وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کھاتے اور اسی کے حکم کے ماتحت پہنتے تھے اور اسی میں اللہ کی رضا ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کھائے پیئے اور دوسرے کام کرے۔''**

(خطبات محمود جلد دوم صفحہ 94-95 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

شہنشاہ دو عالم کی قربانیوں کے طفیل برکتوں کا سدا بہار درخت

(خطبہ 16 مارچ 1935ء)

''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ساری عمر قربانی میں گزار دی۔ مگر جب بادشاہت کا وقت آیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ آگئے مگر ان کے زمانہ میں بھی خطرات ابھی باقی تھے۔ اور انہوں نے کوئی ذاتی لذت بادشاہت سے نہیں اٹھائی۔ ان کے بعد بنو امیہ اور بنو عباس آگئے ان کے زمانہ میں ساری دنیا فتح ہوئی اور وہ امیر المومنین بن گئے۔ یہ سب انعام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے صلہ میں ملے۔ تو نبی اور خلفاء تو دکھ ہی اٹھاتے ہیں مگر بعد میں آنے والوں کو انعام ملتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو حالت تھی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ عرب میں چکی نہ ہوتی تھی اور پتھر پر کوٹ کر غلہ کا آٹا بنا لیا جاتا۔ جو بہت موٹا ہوتا تھا۔ بعد میں جب ایران فتح ہوا تو وہاں سے چکیاں آئیں۔ اور عرب میں بھی باریک آٹا ملنے لگا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے سامنے باریک آٹے کے نرم پھلکے رکھے گئے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ آپ کی ایک سہیلی نے اس کا سبب دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان پھلکوں کا ہر لقمہ میرے گلے میں پھنستا ہے۔ اس نے کہا یہ تو نرم ہیں۔ **آپ نے کہا کہ میرے دل میں خیال آ رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ ہوتے تو آپؐ کو بھی کھلاتے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ حالت تھی کہ کھانے کو موٹا آٹا ملتا تھا۔ مگر آپ کے طفیل ہزاروں بادشاہ پیدا ہوئے۔**

پس نبوت بے شک انعام ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری عمر قربانی ہی کرتے رہے۔

حضرت مسیح موعود کی ساری عمر اسی طرح گزری کہ کہیں پتھر ہیں۔ کہیں گالیاں ہیں کہیں مقدمے دائر کئے جا رہے ہیں۔ کہیں شورشیں بپا کی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ جس وقت آپ کی وفات ہوئی۔ اس وقت بھی جبکہ ہمارے دل زخمی تھے اور دنیا ہماری آنکھوں میں تیرہ و تار تھی۔''

پھر حضور انور نے فرمایا:

''وہ زمانہ آنے والا ہے جب وہ لوگ تختوں پر بیٹھے ہوں گے جو حضرت مسیح موعود کا نام آتے ہی مؤدب کھڑے ہو جایا کریں گے۔ حضرت مسیح موعود کے غلاموں کے آگے آج کل کے بڑے بڑے لوگوں کی اولادیں جوتیاں رکھنا باعث فخر سمجھیں گی۔ مگر ہم نے کیا لیا سوائے گالیوں اور پتھروں کے۔ ہماری زندگیاں اسی میں گزریں گی اور بادشاہتیں انہیں ملیں گی جو ان گالیوں کی لذت سے آشنا نہ ہوں گے ہمارے لئے مقدر بھی یہی ہے اور ہم چاہتے بھی یہی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں خود بخود دکھ مل جائے۔ تو اور بات ہے۔ مگر ہم چاہتے یہی ہیں کہ ہماری عمریں مخالفتیں اٹھانے اور گالیاں کھانے میں ہی گزریں۔ کیونکہ ان میں جو لذت اور سرور ہے وہ بادشاہتوں میں نہیں۔ یہی وہ انعام ہے جو انبیاء اور رسولوں کو ملا اور یہی ہم اپنے لئے چاہتے ہیں۔ یہی وہ عید ہے جو آج منائی جا رہی ہے۔ بقر عید نبیوں کے زمانہ کی عید ہوا کرتی ہے اور چھوٹی عید نبیوں کے بعد کے زمانہ کی۔ چھوٹی عید کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب بھوک کا زمانہ گزر گیا۔ لیکن اس عید کا مطلب یہ ہے کہ آؤ قربانی کریں۔ **اس لئے یہ عید انبیاء اور ان کے خلفاء کے زمانہ کی عید ہے اور چھوٹی عید انبیاء کے بعد کے زمانہ کی ہوتی ہے۔ بڑی عید یہی ہے جو قربانیوں اور تکالیف کی ہے وہ چھوٹی ہے جس میں بادشاہتیں اور حکومتیں ملتی ہیں۔''**

اس ضمن میں سیدنا مصلح موعود نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو نہایت ولولہ انگیز انداز میں مخاطب کرتے ہوئے بتایا:۔

''کیا تم سمجھتے ہو کہ جن لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں جانیں دیں انہوں نے عید نہیں دیکھی۔ آج وہ سامنے نہیں ہیں ورنہ تم دیکھتے کہ ان کے چہروں پر ایسے آثار ہوتے تھے جو ظاہری عید منانے والوں کے چہروں پر ہو ہی نہیں سکتے۔ جو جان دے دیتا تھا وہ یہی سمجھتا تھا کہ میری عید آ گئی۔ اسی لئے انہیں شہید کہا گیا ہے۔ کہ وہ عید کا چاند دیکھتے ہوئے مرے۔ ہر مومن جو دین کے لئے فدا ہوتا ہے وہ عید دیکھتا ہے۔ یہی عید اضحیہ ہوتی ہے یہی انبیاء کے زمانہ کا نشان ہے اور اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔

پس آؤ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کے نام کو بلند کریں کہ اس نے ہمیں اس عید کی توفیق دی۔ جو سب سے بڑی عید ہے اگر اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اترتے۔ اور بادشاہوں کو تختوں سے اتار کر ہمیں ان کی جگہ بٹھا دیتے۔ تو ان گالیوں کے مقابلہ میں ہمارے لئے وہ چیز بالکل حقیر ہوتی۔ جن شہداء نے افغانستان میں جانیں دیں۔ ان کی عزت چین، جاپان اور افغانستان وغیرہ کے بادشاہوں سے بہت زیادہ ہے۔ اور دنیا کی ہزاروں سال کی بادشاہتیں ان کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ آئندہ احمدی بادشاہ جو دنیا کو فتح کریں گے۔ ان کی حیثیت ان شہداء کے مقابلہ میں وہی ہوگی جو پہلوان کے مقابلہ میں بچہ کی ہوتی ہے۔ یہ قربانیاں کرنے والے خدا تعالیٰ کے دائیں ہاتھ پر تخت پر بیٹھے ہوں گے اور بادشاہتیں کرنے والے مؤدب

سامنے کھڑے ہوں گے۔"

(خطبات محمود جلد دوم ص181 تا 183)

وادی غیر ذی زرع کی روح کو دل میں بسانے کا لائق صد رشک رنگ

(خطبہ 9 رجنوری 1941ء)

یہ قربانی ہمیں بتاتی ہے۔ کہ انسان مومن کامل اس صورت میں بن سکتا ہے۔ جب وہ خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈال دے کہ اسے کسی خطرہ کی پرواہ نہ ہو۔ بھوک اور پیاس کی تکلیف کا احساس مٹ جائے۔ اور وہ دوستوں اور مددگاروں سے بالکل بے نیاز ہو جائے۔ یہ قربانی اپنے اندر ہر قسم کی قربانی رکھتی ہے۔ اس میں وطن کی قربانی بھی ہے۔ رشتہ داروں اور دوستوں کی قربانی بھی ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ وہ ڈر سے بچ جائے۔ مگر اس قربانی میں اطمینان کی قربانی بھی شامل ہے۔ گویا آرام کی ساری صورتیں یہاں مفقود تھیں۔ ساتھی نہ تھے بے وطنی تھی۔ بھوک پیاس سے بچنے کے سامان نہ تھے۔ اطمینان کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کو توفیق دی۔ اور انہوں نے ان سب خطرات کو قبول کیا۔ اور سمجھ لیا کہ جب میں خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرتی ہوں۔ تو وہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

سب انبیاء کی جماعتوں کو درجہ بدرجہ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اس وقت جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں ان میں سے اکثر ہیں جن کو اپنے وطن قربان کرنے پڑے۔ پھر اب تو قادیان میں حالات کچھ درست ہو گئے ہیں۔ اور کچھ تجارتیں چل نکلی ہیں مگر جو لوگ ابتدائی زمانوں میں یہاں آئے ان کے گزارہ کی یہاں کوئی صورت نہ تھی۔ حضرت خلیفہ اول کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ درجہ کی ملازمت عطا فرمائی تھی۔ وہ چھوٹی تو آپ نے اپنے وطن میں پریکٹس شروع کی۔ وہاں آپ کی بہت شہرت تھی۔ آپ کا وطن بھیرہ سرگودھا کے ضلع میں ہے۔ جہاں بڑے بڑے زمیندار ہیں۔ اور ان میں سے اکثر آپ کے بڑے معتقد تھے۔ پس وہاں کام چلنے کا خوب امکان تھا۔ لیکن آپ حضرت مسیح موعود سے ملنے قادیان آئے چند روز بعد جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دنیا کا آپ بہت کچھ دیکھ چکے ہیں۔ اب یہیں آ بیٹھئے۔ آپ نے اس ارشاد پر ایسا عمل کیا۔ کہ خود سامان لینے بھی واپس نہیں گئے۔ بلکہ دوسرے آدمی کو بھیج کر سامان منگوایا۔ اس زمانہ میں یہاں پریکٹس چلنے کی کوئی امید ہی نہ تھی۔ بلکہ یہاں تو ایک پیسہ دینے کی حیثیت والا بھی کوئی نہ تھا مگر آپ نے کسی بات کی پرواہ نہیں کی۔ پھر بھی آپ کی شہرت ایسی تھی۔ کہ باہر سے مریض آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ اور اس طرح کوئی نہ کوئی صورت آمد کی پیدا ہو جاتی تھی۔ مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب • کی قربانی ایسے رنگ کی تھی کہ کوئی آمد کا احتمال بھی نہ تھا۔ نہ کہیں سے کسی فیس کی امید تھی نہ کوئی تنخواہ تھی اور نہ وظیفہ۔ کسی طرف سے کسی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ مگر وہ حضرت مسیح موعود .... کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ اس وقت جتنے کام تمام محکمے کر رہے ہیں۔ یہ سب وہ اکیلے کرتے تھے۔ حالانکہ گزارہ کی کوئی صورت نہ تھی۔ اور یہ بھی **وادی غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے والی بات ہے۔"**

(خطبات محمود جلد دوم ص360-361)

دین حق کے ان جانفروشوں کا ذرہ ذرہ آج بھی بزبان حال صدائے ربانی بن کر یہ پکار رہا ہے کہ

وقف کرنا جان کا ہے کسب کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے بے مثال
چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35751 میں اظہر محمود ولد محمود احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اظہر محمود ولد محمود احمد طاہر جرمنی گواہ شد نمبر 1 ثناء اللہ جوئیہ ولد رائے شمشیر خان جوئیہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد نیر ولد خواجہ عبدالمجید جرمنی

مسل نمبر 35752 میں عامر مسعود ولد مشتاق احمد قوم آرائیں پیشہ مزدوری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعودی عرب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-11-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو عدد پلاٹ کل رقبہ 14 مرلے واقع جھنگ صدر میں سے حصہ مالیتی -/80000 روپے۔ ایک عدد ٹویوٹا کار مالیتی -/15000 سعودی ریال۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 سعودی ریال ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عامر مسعود ولد مشتاق احمد سعودی عرب گواہ شد نمبر 1 سفیر احمد باجوہ سعودی عرب گواہ شد نمبر 2 خالد محمود کھوکھر ولد شریف احمد باجوہ سعودی عرب

مسل نمبر 35753 میں عطاء القدیر ولد نصیر احمد قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائم برگ بیلجیم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/175 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء القدیر ولد نصیر احمد بیلجیم گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد شاہین ولد بشیر احمد بیلجیم گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد قریشی والد موصی

مسل نمبر 35754 میں رشید عمران ولد عبدالمجید امجد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع سویڈن مالیتی -/875000 سویڈش کرونر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 سویڈش کرونر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رشید عمران ولد عبدالمجید امجد سویڈن گواہ شد نمبر 1 آغا یحییٰ خان وصیت نمبر 26600 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد شمس وصیت نمبر 19297

مسل نمبر 35755 میں تائی اینگے صالحو دکڑے زوجہ بخاری احمد صالحو دکڑے پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت 1994ء ساکن کنیما سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-1999 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سلائی مشین مالیتی -/100000 لیون۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500000 لیون۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 لیون ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ تائی اینگے صالحو دکڑے زوجہ بخاری احمد صالحو دکڑے سیرالیون گواہ شد نمبر 1 طارق محمود جاوید وصیت نمبر 25756 گواہ شد نمبر 2 سید حنیف احمد قمر وصیت نمبر 25959

مسل نمبر 35756 میں بی بی فریدہ تجو زوجہ موسیٰ تجو پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماریشس بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 593 مربع میٹر واقع روزهل ماریشس مالیتی -/1100000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 70.48 گرام مالیتی -/25000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بی بی فریدہ تجو زوجہ موسیٰ تجو ماریشس گواہ شد نمبر 1 جمیل تجو پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 موسیٰ تجو خاوند موصیہ

مسل نمبر 35757 میں موسیٰ تجو ولد محمد تجو پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماریشس بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع روزھل ماریشس مالیتی -/900000 روپے۔ دو عدد اپارٹمنٹ مالیتی -/700000 روپے۔ دو عدد کارین مالیتی -/500000 روپے۔ بینک بیلنس -/200000 روپے۔ ہوائی کمپنی ماریشس میں شیئر مالیتی -/12500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/140000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد موسیٰ تجو ولد محمد تجو ماریشس گواہ شد نمبر 1 جمیل تجو پسر موصی گواہ شد نمبر 2 جنید مسلم ولد احمد مسلم ماریشس

مسل نمبر 35758 میں دمبا دائکٹی ولد ابو بکر دائکٹی پیشہ ٹیچر عمر 60 سال بیعت 1970ء ی ساکن سینیگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 30 مربع میٹر واقع سینیگال مالیتی -/FCFA400000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/FCFA30000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد دمبا دائکٹی ولد ابو بکر دائکٹی سینیگال گواہ شد نمبر 1 منور احمد خورشید ولد بشارت احمد سینیگال گواہ شد نمبر 2 الیکون تائن سینیگال

مسل نمبر 35759 میں عائشہ مریم زوجہ مجد الدین قوم جٹ سدھو پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 230 گرام مالیتی -/148675 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ مریم زوجہ مجد الدین کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 مجد الدین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبد الشکور والد موصیہ

مسل نمبر 35760 میں خواجہ عبد المنان ولد خواجہ محمد عبد اللہ قوم خواجہ راجپوت پیشہ فارغ عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالیمن غربی ربوہ مالیتی -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خواجہ عبد المنان ولد خواجہ محمد عبد اللہ دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خواجہ عبد الحنان پسر موصی گواہ شد نمبر 2 انور علی ولد غلام غوث دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر 35763 میں نادیہ ارم بنت نبی احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نادیہ ارم بنت نبی احمد دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نبی احمد یہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 سلیم الدین احمد ولد حکیم الدین احمد دارالیمن غربی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبد الرشید ساٹری صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی، نائب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی خالہ جان مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد منیر صاحب آف لاہور (جو قاری محمد امین صاحب کی سب سے چھوٹی بہن تھیں) مورخہ 4 جنوری 2004ء کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ 6 جنوری کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے صبح ساڑھے دس بجے صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم میاں عبد اللطیف صاحب شاہکوٹی نے دعا کرائی۔ انہوں نے ایک بیٹا (جو امریکہ میں رہائش پذیر ہے) اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رشید محمد صاحب مقیم لندن ابن شیر محمد صاحب (مرحوم) اطلاع دیتے ہیں کہ میرا بیٹا دانیا محمد (عمر ساڑھے تین ماہ) پیدائش سے لے کر اب تک متعدد کے آپریشن کی وجہ سے لندن ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم منظور احمد صاحب کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں میرے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب لیکچرار کمپیوٹر سائنس گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ، کمر کے آپریشن کی وجہ سے سہارے کے بغیر چل نہیں سکتے۔ علاج جاری ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا فرمائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

نکاح

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب النصرت چلڈرن کلینک ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرم محمد اکرم قاسم صاحب دارالیمن وسطی سلام کے بیٹے مکرم وحید قاسم صاحب کارکن خلافت لائبریری کا نکاح مورخہ 10۔ اکتوبر 2003ء کو بیت الحمد کوئٹہ میں مکرمہ شاہدہ سلطان صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب آف سرکی روڈ سرگودھا کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھا اور اگلے روز رخصتی عمل میں آئی۔ مکرم وحید قاسم صاحب مکرم بابو عبد الرحمٰن صاحب مرحوم پوسٹل کلرک کے پوتے اور مکرمہ شاہدہ سلطان صاحبہ مکرم احمد دین صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

آرمی میڈیکل کالج راولپنڈی نے 29 ویں ایم بی بی ایس کورس اور ساتویں بی ڈی ایس کورس میں داخلہ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ فارم 28 فروری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 27 جنوری 2004ء

اطلاع گمشدہ

مکرم منور احمد صاحب ولد مکرم محمد سعید لنگاہ صاحب رنگ سفید، چھوٹی چھوٹی داڑھی، عمر تقریباً 40 سال، نیلی آنکھیں قد 5 فٹ 9 انچ۔ خاکی رنگ کی شلوار قمیص اور نیلے رنگ کی جیکٹ پہنے ہوئے ہیں ان کے پاس گہرے نیلے رنگ کی چادر بھی ہے مورخہ 26 جنوری 2004ء سے لاپتہ ہیں۔ اگر کسی کو ان کے بارے میں علم ہو تو اس پتہ پر اطلاع دیں۔

محمد سعید لنگاہ موضع ادرحماں تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ فون نمبر 04531-73060-73061

بقیہ صفحہ 1

☆ فی البدیہہ تقریر — طاہر فضل — دوم
☆ اقبالیات — رضوان احمد — سوم
☆ بیت بازی — فاتح احمد — دوم

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات ادارہ اور طلباء کے لئے مبارک کرے اور ان کامیابیوں کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت کرے۔ آمین ثم آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 5 فروری 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m بچوں کا پروگرام
2-15 a.m سوال و جواب
3-45 a.m ہماری کائنات
4-10 a.m سفر ہم نے کیا
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-30 a.m المائدہ
7-55 a.m کینیڈین پروگرام
9-00 a.m تعارف
9-55 a.m ترجمۃ القرآن
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m پشتو پروگرام
1-45 p.m مجلس سوال و جواب
2-45 p.m تقریر
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m کمپیوٹرس کے لئے
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-45 p.m مجلس سوال و جواب
6-45 p.m بنگلہ سروس
7-45 p.m ترجمۃ القرآن
8-50 p.m فرانسیسی سروس
9-55 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

Raheem Jewellers
Manufacturer of Fine Jewellery
- High quality
- Unique Designs
- Competitive Prices
- Reliable Delivery

Tel-0092-4524-215045
Noor Market,Railway Road Rabwah

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

محبت سب کے لئے - نفرت کسی سے نہیں
فخر الیکٹرونکس کی جانب سے احباب جماعت کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیزرٹ کولر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکروویو اوون اور سٹیبلائزر
1-لنک میکلوڈ روڈ، جودھا مل بلڈنگ لاہور فون 7223347-7239347-7354873

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ریشمی مخمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

سی پی ایل نمبر 29

...ELLERY THAT STANDS OUT.
...h. Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market , Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi,
Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton.
Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174